

موجودہ حالات، ہماری ذمہ داریاں اور لائحہ عمل

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

۱۸ جنوری ۲۰۱۰ء کو جامعہ فاروقیہ کراچی میں منعقد ہونے والے مجلس عاملہ اور ممتاز اہم علمی شخصیات کے اجلاس میں افتتاحیہ کے طور پر حضرت ناظم اعلیٰ وفاق المدارس نے جو گزارشات پیش کیں وہ نذر قارئین ہیں۔

قابل صدا احترام حضرات علمائے کرام ارباب مدارس و بیہ اور معزز اراکین مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

سب سے پہلے آپ حضرات کو اس اہم ترین اجلاس میں مختصر اطلاع پر اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود تشریف لانے پر خوش آمدید کہتا ہوں اور صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

ملک کی عمومی صورت حال دن بدن سنگین تر اور پیچیدہ تر ہوتی جا رہی ہے۔ جہاں ایک طرف ملک کے اسلامی نظریاتی تشخص اور حیثیت کو مجروح کرنے کی سازشیں مسلسل جاری ہیں وہاں ملک کی سلیمیت، قومی خود مختاری اور ایٹمی صلاحیت کے لئے بھی خطرات کا دائرہ دن بدن پھیلتا جا رہا ہے اور اسی پس منظر میں ملک کے ریاستی نظام تعلیم کو اسلامی مواد اور دینی اثرات سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ دینی مدارس کے آزادانہ دینی تعلیمی نظام کو غیر موثر بنانے کے لئے ہر سطح پر منصوبہ ساز ادارے متحرک نظر آ رہے ہیں۔

دینی مدارس کا تعلیمی امتیاز و تشخص اور ان کی آزادانہ حیثیت ملکی اور بین الاقوامی سیکولر حلقوں کو ہمیشہ سے کھٹکتی آرہی ہے اور ان حلقوں کی ایک عرصہ سے یہ کوشش ہے کہ قومی دھارے میں لانے کے خوشنما عنوان اور جدید تعلیم کے امتزاج کے بظاہر و غریب نعرے کے ساتھ دینی مدارس کے اس آزادانہ نظام کو کسی نہ کسی طرح سرکاری کنٹرول یا کم از کم مداخلت کے دائرے میں لایا جائے تاکہ دینی مدارس کے آزادانہ اور امتیازی تعلیمی نظام و نصاب کی وجہ سے مسلم معاشرہ میں اسلامی احکام و قوانین کے ساتھ عام مسلمانوں کی بے پلک وابستگی اور قرآن و سنت کے علوم سے استفادہ کا جو ماحول قائم ہے اسے خدا نخواستہ ختم کیا جاسکے اور عام مسلمانوں کی دینی وابستگی اور قرآن و سنت کے ساتھ جذباتی تعلق کو کمزور کر کے انہیں مغربی تہذیب و ثقافت اور فلسفہ و نظام کو قبول کرنے کے لئے آمادہ کیا جاسکے۔

سیکولر حلقے خواہ وہ بین الاقوامی ہوں یا مقامی سب یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک عام مسلمانوں کو دینی تعلیم کا ماحول میسر ہے، مدرسہ و مسجد کا ماحول قائم ہے اور ان کے ذاتی، خاندانی اور معاشرتی مسائل میں دینی راہ نمائی کا نظام موجود ہے، اس وقت تک مسلم معاشرہ میں مغرب کے فلسفہ و ثقافت کو پذیرائی نہیں مل سکتی اس لئے دینی مدارس کے اس آزادانہ سسٹم کو توڑنے یا کم از کم غیر موثر بنانے کی ہر سطح پر سر توڑ کوششیں جاری ہیں۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان دراصل اہل السنۃ والجماعت حنفی دیوبندی مسلک کے دینی مدارس کے درمیان رابطہ و تعاون کے فروغ، تعلیمی نظام و نصاب میں یکسانیت پیدا کرنے، تعلیمی معیار کو بہتر کرنے اور امتحانات کے نظام کو معیاری بنانے کے لئے قائم ہوا تھا اور بھلا اللہ تعالیٰ ان اہداف کی طرف کامیابی کے ساتھ پیش قدمی کر رہا ہے لیکن ظاہر ہے کہ وہ اپنے اہداف و مقاصد کے حوالے سے دینی مدارس کے تحفظ، ان کے تشخص اور خود مختاری کو درپیش خطرات کے سد باب کی ذمہ داری سے غافل نہیں رہ سکتا اور اس کے ساتھ ساتھ اسلامی ثقافت و عقیدہ کے تحفظ اور مسلمانوں کو عمومی تناظر میں درپیش ملی اور قومی خدشات و مسائل سے بھی وہ لائق نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اپنے دائرہ کار کو قائم رکھتے ہوئے وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے اپنے پلیٹ فارم پر بھی اور دوسرے مسالک کے مدارس کے وفاقوں کے ساتھ مل کر بھی ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ:

1- دینی مدارس کا آزادانہ تعلیمی نظام اور ان کا جداگانہ تعلیمی تشخص اپنی پوری روایات کے ساتھ قائم رہے اور اسے مجروح و متاثر کرنے کی کوئی سازش کامیاب نہ ہونے پائے۔

2- دینی مدارس کا تعلیمی معیار زیادہ سے زیادہ بہتر ہو اور وہ قوم کی زیادہ بہتر طریقہ سے خدمت کر سکیں۔

3- زمانے کے بدلتے ہوئے حالات اور تقاضوں کے پیش نظر مدارس کے نظام و نصاب میں جو تبدیلی، تغیر اور ترمیم ان کے اہداف و مقاصد کی طرف پیش رفت میں معاون ہو اسے قبول کرنے سے گریز نہ کیا جائے اور اصلاح و ترمیم کی جو تجویز یا پروگرام ان کے دائرہ کار اور تعلیمی اہداف سے متصادم ہو اس کی پوری قوت کے ساتھ مزاحمت کی جائے۔

4- عام مسلمانوں کے عقیدہ و اخلاق، عبادات و معاملات اور ذاتی و خاندانی مسائل میں انہیں دینی راہ نمائی مسلسل ملتی رہے اور دینی، اخلاقی اور تہذیبی فتنوں کے مقابلے کے لئے ان کی حوصلہ افزائی ہوتی رہے۔ یہ جدوجہد آج کی نہیں ہے بلکہ قیام پاکستان سے قبل بھی ہوتی رہی ہے اور وطن عزیز کے قیام کے بعد بھی مسلسل جاری ہے۔ اسی پس منظر میں آج کے حالات کی سنگینی کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اپنی صف بندی کا از سر نو جائزہ لینا ہے اور اپنی فکری، علمی اور تعلیمی جدوجہد کو زیادہ سے زیادہ موثر بنانے کیلئے پورے حوصلہ و تدبیر اور حکمت و دانش کے ساتھ اپنی ترجیحات طے کرنی ہیں۔

میری رائے یہ ہے کہ جہاں تک ملک کی عمومی صورت حال کا تعلق ہے اور قومی خود مختاری کی بحالی اور پاکستان کے اسلامی دستوری تشخص کے تحفظ کا مسئلہ ہے اس پر عوامی جدوجہد، سیاسی و دینی جماعتوں کے دائرہ کار میں شامل ہے اور

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے لئے اس میں کوئی تحریکی کردار ادا کرنا اس کی ذمہ داریوں سے مناسبت نہیں رکھتا لیکن علمی و فکری راہ نمائی اور دین و قوم کے مفاد میں حق بات کی موثر حمایت ضرور ہونی چاہئے اور اس مقصد کے لئے مجلس عاملہ کی قرارداد اور وفاق کے قائدین و اکابرین کے بیانات اور مضامین ایک بہتر ذریعہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ البتہ ملک کے عصری، سرکاری و پرائیویٹ نظام تعلیم کی اصلاح، دینی مدارس کے آزادانہ کردار کا تحفظ اور مغربی ثقافت کی ہمہ جہت یلغار کا مقابلہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اہداف و مقاصد کا حصہ ہیں اور ان کے لئے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے فورم پر عوامی جدوجہد کی نہ صرف یہ کہ ضرورت موجود ہے اور بڑھتی جا رہی ہے بلکہ یہ ہمارے دینی فرائض کا بھی حصہ ہے۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو:

1- عصری تعلیمی نظام کو سیکولرائز کرنے کے اقدامات کی مزاحمت۔

2- مغربی تہذیب و ثقافت کی مسلسل یلغار کے مقابلہ اور۔

3- دینی مدارس کے نظام و نصاب کے تحفظ اور ان کے آزادانہ کردار کے تسلسل کو برقرار رکھنے کے عنوان پر ایک منظم اور مربوط عوامی جدوجہد کا پروگرام طے کرنا چاہئے۔

اس کے لئے:

1- علمائے کرام اور ارباب مدارس کے علاقائی کنونشنوں کا انعقاد۔

2- درس و خطبات اور بیانات و مضامین میں ان اہداف و مقاصد کی ترجیحی شمولیت۔

3- اس کے لئے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اور کارکنوں کے وسیع تر اتحاد کا اہتمام اور۔

4- دیگر موثر طبقات مثلاً وکلاء، تاجروں، اساتذہ کی تنظیموں، طلبہ کی جماعتوں، ذرائع ابلاغ کے سب شعبوں اور دینی و سیاسی جماعتوں کی راہ نمائی کے ساتھ رابطہ و مقامت کے فروغ جیسے اقدامات کئے جاسکتے ہیں اور اس کے لئے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کو ٹھوس منصوبہ بندی اور اقدامات کرنے چاہئیں۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ دینی مدارس کے منتظمین اپنے دائرہ کار اور دائرہ اثر میں وسعت پیدا کرنے کے لئے اپنے حالات و ظروف کے مطابق موثر اقدامات کریں جس کے لئے سرکاری ملازمین اور تاجر وغیرہ کے لئے فہم دین کے مختصر کورسز، اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ کو تعلیمی راہ نمائی فراہم کرنا، عام لوگوں کے لئے عربی گرامر اور ترجمہ قرآن کریم کی کلاسز، مختلف طبقات کے لئے پیشہ وارانہ راہ نمائی کی غرض سے ریفریشر کورسز کا انتظام اور دیگر اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔

آپ حضرات جن حالات میں اور جس جذبہ کے ساتھ یہاں جمع ہیں اس کی روشنی میں مجھے امید ہے کہ آپ قوم و ملک کو درپیش سنگین چیلنجز میں قوم کی صحیح سمت راہ نمائی کے خطوط متعین کرنے میں کامیاب ہوں گے اور ہم سب مل کر

اپنی دینی و قومی ذمہ داریوں سے صحیح طور پر عہدہ برآ ہو سکیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ☆